اسلامی تاریخ کی تدوین جدید

ارشد فہیم الدین۔ جامعہ اسلامیہ مدینہ منورۃ۔

اسلامی تاریخ کی تدوین جدید۔ وقت کی ایک ناگزیر ضرورت تاریخ قوم وملت کا وہ عظیم سرمایہ ہے جو اس کے ماضی، حال اور مستقبل کو اپنے اوراقِ پریشاں اور صفحاتِ گرانمایہ میں سموتے ہوتے ہے۔ تاریخ ہی کسی قوم کی مذہبی واخلاقی، معاشی ومعاشرتی اور تہذیبی وتمدنی خصائل وعادات کو جاننے کا واحد ذریعہ ہے۔

ہماری اسلامی تاریخ جو صدیوں پر محیط ہے محض ایک تاریخ ہی نہیں بلکہ ہمارے مذہبی عقائد اور دینی معاملات کا ایک جزء لاینفک ہے، ہماری تاریخ صرف واقعات و مشاہدات کا مجموعہ ہی نہیں بلکہ بیشتر غزوات وجہاد، اور ہمارے اسلاف کے ایسے اہم دینی خدمات پر مشتمل ہے جن کو عملی زندگی میں لائے بغیر ہم اپنا اسلامی تشخص برقرار ہی نہیں رکھ سکتے۔

اقوامِ عالم کی پوری تاریخ میں صرف اسلامی تاریخ کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس کا ہر واقعہ اور ہر حادثہ اصول روایت کے مطابق سلسلہ اسناد کے ساتھ تاریخ کی کتابوں میں درج ہے۔ لیکن اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محدثین نے روایات واخبار کے جمع وتدوین میں جن علمی اصول وضوابط کو مدنظر رکھا مورخین نے اس سے قطع نظر کر کے رطب ویابس کو اپنی تالیفات میں شامل کر لیا۔

اسلامی تاریخ کا جو ذخیرہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کی دو نوعیتیں ہیں پہلی نوعیت وہ ہے جسے ہمارے اسلاف نے عینی مشاہدوں یا اصول روایت کے مطابق

سلسلہ اسناد کے ساتھ اپنی کتابوں میں درج کیا ہے مثلاً بلاذری، مسعودی اور طبری وغیرہ کی تاریخی تصنیفات۔ یہ کہنا بے جا ہوگا کہ تاریخ کی یہ قدیم کتابیں یکسر ناقابلِ اعتبار اور مردود ہیں۔ البتہ ان تصنیفات کو اس زمانے کے مخصوص مذہبی اثرات کی زد سے محفوظ نہیں مانا جاسکتا ہے، اس لیے بغیر تحقیق وتمحیص ان کی روایتیں قبول کرنا اصولِ علم کے خلاف ہوگا۔

اسلامی تاریخ کی دوسری نوعیت وہ ہے جسے مستشرقین اور ان کے تربیت یافتہ شاگردوں نے ایک مخصوص غرض کے تحت ترتیب دیا ہے۔ اسلامی سوسائٹی کو مفلوج بنانے، اور دینی روحانیت کو ختم کرنے کی خاطر اسلامی خدمات کے نام پر ان اعداءِ اسلام کی یہ منظم کوشش اب طشت از بام ہوچکی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے اس کے باوجود ہماری اسلامی برادری کا ایک عالم طبقہ شعوری یا غیر شعوری طور پر ان کے اس محرفانہ اور شاطرانہ توجیہات کو آنکھ بند کر کے تسلیم کر رہا ہے۔ بلکہ اسے ایک مسلمہ حقیقت قرار دے کر اپنی تالیفات میں نقل کر رہا ہے۔

ان ترقی یافتہ جدت پسندوں نے اسلامی تاریخ کی معنویت اور حقانیت کو ختم کرنے کے لیے اس کی توجیہات پیش کی ہیں وہ بنیادی طور پر دو پہلوؤں کو شامل ہے۔ ایک سیاسی پہلو اور دوسرا اقتصادی پہلو اس حقیقت سے روگردانی نہیں کی جاسکتی ہے کہ سیاست اور اقتصاد تاریخ کے دو اہم عناصر ہیں، لیکن کسی قوم کی پوری تاریخ کو صرف اسی نقطۂ نظر سے دیکھنا اور اس کی تمام کلیات وجزئیات کی سیاسی واقتصادی توجیہیں کرنا کہاں کا انصاف ہے۔؟

مثال کے طور پر خلافت راشدہ کے آخری ایام میں ہونے والے حادثات کی توجیہ کی گئی ہے کہ دورِ صدیقؓ وفاروقؓ میں مالِ غنیمت کا جو حصہ مسلمانوں کے ہاتھ آرہا تھا، دورِ عثمانؓ میں اس کے رک جانے کے سبب مسلمان حصولِ معاش کے لئے باہم دیگر الجھ گئے جس کے نتیجہ میں حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کی شہادت واقع ہوئی اور یہیں سے اختلاف وانتشار کا لامتناہی سلسلہ چل پڑا۔

اسلامی تاریخ کے حادثات وواقعات کی یہ اور اس طرح کی دوسری باطل توجیہات

اس حقیقت کو واضح کر دیتی ہیں کہ اس پر جو رنگ چڑھایا گیا ہے وہ خالص اسلام دشمنی پر مبنی ہے۔ اور اسی سے یہ بات بھی آشکارا ہو جاتی ہے کہ اسلامی تاریخ کی صحیح تحقیق اور اس کی تدوینِ جدید امت اسلامیہ کی اولین توجہ کی طالب ہے۔

لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس تدوینِ جدید کا طریقۂ کار کیا ہونا چاہیئے۔؟

جواب میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ تحقیق و تدوین کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قدیم کتب تاریخ کے نصوص اور آیات و احادیث کی تخریج کر دی جائے اور ان کی غامض عبارتوں کو سہل الفہم بنا دیا جائے۔ بلکہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اسے از سرِ نو موثوق اور صحیح روایات کی روشنی میں مرتب کیا جائے اور یہاں بھی روایات کے اصول و ضوابط کو پیشِ نظر رکھا جائے۔

تدوینِ تاریخ کا یہ علمی خاکہ اس سے پہلے بھی لوگوں کے ذہنوں میں تھا بلکہ اس کے لئے عملی قدم بھی اٹھایا گیا ہے۔ چنانچہ مشہور مغربی مورخ علامہ ابن خلدون نے اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے اپنی تاریخ کے علمی اور بے مثال مقدمے (مقدمہ ابن خلدون) میں ان امور کی جانب اشارہ کیا ہے اور اسی علمی نہج پر اپنی تاریخ کو مرتب کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔ یہ اور بات ہے کہ مذکورہ اصول و ضوابط کے مطابق ان کی تاریخ بھی مرتب نہیں ہو سکی ہے۔

بہرحال اس طرزِ فکر کو اساس بنا کر ہم اس اہم اسلامی اور دینی فریضے سے سبکدوش ہو سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو اس کا اہل بنائے۔ آمین۔

ضروری اعلان

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجئے بصورت دیگر تعمیل ارشاد میں تاخیر کا ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

وی پی آرہا ہے! جن معاونین کا زرِ تعاون ختم ہو چکا ہے انہیں پرچہ بذریعہ وی پی بھیجا جا رہا ہے جسکا وصول کرنا انکا دینی، اجتماعی اور اخلاقی فریضہ ہے۔

(مینیجر)